اہتمام ۰ رضا ریسرچ کونسل بلاک نمبر 16 ڈیرہ غازی خان

مرکز دائرہ تحقیق

ڈاکٹر محمد مالک ایم بی بی ایس

ذاتی لائبریری
ابوالھمام محمد اشتیاق فاروقی مجددی رضوی

ناشر ۰ الرضا اسلامک سنٹر بلاک نمبر 16 ڈیرہ غازی خان

AL-KRIM COMPUTER COMPSERS. E/44. DERA GHAZI KHAN. Ph:63344

بیاد گار

مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

سلسلہ (30) اشاعت

رسالہ ○ مرکز دائرہ تحقیق

از ○ ڈاکٹر محمد مالک (ایم بی بی ایس)

شمارہ ○ مارچ 1998ء

کمپوزنگ ○ مظفر احمد
ای - 44 ڈیرہ غازی خان - فون 63344

☆ ملنے کا پتہ ☆

رضا اسلامک سنٹر بلاک نمبر 16 ڈیرہ غازی خان (پاکستان)

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی حیات ایک نظر میں

۱۔ ولادت باسعادت ۱۰ شوال سنہ ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون سنہ ۱۸۵۶ء

۲۔ ختمِ قرآن کریم سنہ ۱۲۷۶ھ / سنہ ۱۸۶۰ء

۳۔ پہلی تقریر ربیع الاوّل سنہ ۱۲۷۸ھ / سنہ ۱۸۶۱ء

۴۔ پہلی عربی تصنیف سنہ ۱۲۸۵ھ / سنہ ۱۸۶۸ء

۵۔ دستارِ فضیلت شعبان سنہ ۱۲۸۶ھ / سنہ ۱۸۶۹ء بعمر تیرہ سال دس ماہ پانچ دن

۶۔ آغازِ فتویٰ نویسی ۱۴ شعبان سنہ ۱۲۸۶ھ / سنہ ۱۸۶۹ء

۷۔ آغازِ درس و تدریس سنہ ۱۲۸۶ھ / سنہ ۱۸۶۹ء

۸۔ فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت سنہ ۱۲۹۳ھ / سنہ ۱۸۷۶ء

۹۔ بیعت و خلافت سنہ ۱۲۹۴ھ / سنہ ۱۸۷۷ء

۱۰۔ پہلی اُردو تصنیف سنہ ۱۲۹۴ھ / سنہ ۱۸۷۷ء

۱۱۔ پہلا حج اور زیارتِ حرمین شریفین سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء

۱۲۔ شیخ احمد بن زین بن دحلان مکی سے اجازتِ احادیث سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء

۱۳۔ مفتی مکہ شیخ عبدالرحمٰن السراج سے اجازتِ حدیث سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء

۱۴۔ امام کعبہ شیخ حسین بن صالح جمال اللیل مکی سے اجازتِ حدیث سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء

۱۵۔ تحریکِ ترکِ گاؤ کشی کا سدِّباب سنہ ۱۲۹۸ھ / سنہ ۱۸۸۱ء

۱۶۔ پہلی فارسی تصنیف سنہ ۱۲۹۹ھ / سنہ ۱۸۸۲ء

۱۷۔ ندوۃ العلماء کے جلسۂ تاسیس (کانپور) میں شرکت سنہ ۱۳۱۱ھ / سنہ ۱۸۹۳ء

۱۸۔ تحریکِ ندوہ سے علیحدگی سنہ ۱۳۱۵ھ / سنہ ۱۸۹۷ء

۱۹۔ علمائے ہند کی طرف سے خطابِ مجدّد مائۃ حاضرہ سنہ ۱۳۱۸ھ / سنہ ۱۹۰۰ء

۲۰۔ تاسیس دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی سنہ ۱۳۲۲ھ / سنہ ۱۹۰۴ء

۲۱۔ دوسرا حج اور زیارتِ حرمین طیبین سنہ ۱۳۲۳ھ / سنہ ۱۹۰۵ء

۲۲۔ علمائے مکۂ مکرمہ و مدینہ منورہ کے نام سنداتِ اجازت و خلافت سنہ ۱۳۲۴ھ / سنہ ۱۹۰۶ء

۲۳۔ قرآنِ کریم کا اُردو ترجمہ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن سنہ ۱۳۳۰ھ / سنہ ۱۹۱۲ء

۲۴۔ شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب یکم ربیع الاوّل سنہ ۱۳۳۰ھ / سنہ ۱۹۱۲ء "امام الائمۃ المجدد لھٰذہ الامۃ"

۲۵۔ حافظ کتب الحرام السید اسمٰعیل خلیل مکی کی طرف سے سنہ ۱۳۳۰ھ / سنہ ۱۹۱۲ء خطاب "خاتم الفقہاء والمحدثین"۔

۲۶۔ علم المربعات میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے مطبوعہ سنہ ۱۳۳۱ھ / سنہ ۱۹۱۳ء سوال کا فاضلانہ جواب۔

۲۷۔ ملتِ اسلامیہ کے لیے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان سنہ ۱۳۳۱ھ / سنہ ۱۹۱۳ء

۲۸۔ بہاولپور ہائیکورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفسار اور اُس کا فاضلانہ جواب سنہ ۱۳۳۱ھ / سنہ ۱۹۱۳ء

۲۹۔ مسجد کانپور کے قضیے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ سنہ ۱۳۳۱ھ / سنہ ۱۹۱۳ء

۳۰۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کی آمد اور استفادۂ علمی مابین سنہ ۱۳۳۲ھ / سنہ ۱۹۱۴ء اور سنہ ۱۳۳۴ھ / سنہ ۱۹۱۶ء

۳۱۔ انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثنا سنہ ۱۳۳۴ھ / سنہ ۱۹۱۶ء

۳۲۔ تاسیس جماعتِ رضائے مصطفےٰ بریلی، تقریباً سنہ ۱۳۳۶ھ / سنہ ۱۹۱۷ء

۳۳۔ سجدۂ تعظیمی کی حُرمت پر فاضلانہ تحقیق سنہ ۱۳۳۷ھ / سنہ ۱۹۱۸ء

۳۴۔ امریکی ہیئت دان پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کو شکستِ فاش سنہ ۱۳۳۸ھ / سنہ ۱۹۱۹ء

۳۵۔ آئزک نیوٹن اور آئن سٹائین کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق سنہ ۱۳۳۹ھ / سنہ ۱۹۲۰ء

۳۶۔ ردِ حرکتِ زمین پر ۱۰۵ دلائل اور فاضلانہ تحقیق سنہ ۱۳۳۹ھ / سنہ ۱۹۲۰ء

۳۷۔ فلاسفۂ قدیمہ کا ردِّ بلیغ سنہ ۱۳۳۹ھ / سنہ ۱۹۲۰ء

۳۸۔ وصال ۲۵ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

(ماخوذ اخبار "جنگ" ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۸۴ء)

انتساب ☆

احقر اپنی اس کاوش کو اپنے دادا حضور درویش صفت پیکر شرافت قبلہ حافظ احمد بخش صاحب قادری رحمتہ اللہ علیہ اور والد بزرگوار عاشق مصطفیٰ ﷺ جناب خورشید احمد صاحب قادری نور اللہ مرقدہ سے منسوب کرتا ہے۔ جنہوں نے ولی کامل قطب زماں حضرت قبلہ نبی بخش صاحب قادری ملتانی رحمتہ اللہ علیہ سے فیض پایا اور انہیں کے روحانی تصرف سے ہمارے اندر عقیدے کا شعور آیا۔

محمد مالک عفی عنہ

☆ تعارف ☆

مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت عبقری زمانہ اور جہان علم و فضل تھے۔ ان کی گوہر آبدار شخصیت عالم اسلام میں محتاج تعارف نہیں۔ مفکر اسلام کے محاسن و کمالات اور علم و فن کا چرچہ چار دانگ عالم میں ہے۔ گلستان رضا کی بھینی بھینی خوشبو سے ہر دانش کدہ مہک رہا ہے۔ ہر منصف مزاج دانش ور اکتساب فیض کر رہا ہے۔ ہر مکتب فکر کے سنجیدہ افراد اس بحر ناپیدا کنار ہستی کو خراج و آفرین پیش کر رہے ہیں۔

نابغئہ زماں امام احمد رضا خان کی تاریخ و عہد ساز شخصیت ارباب علم و دانش کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ان کی قرآن فہمی علوم حدیث و فقہ پر ان کی گہری نظر علوم اسلامیہ اور علوم قدیم و جدید پر ان کی حیرت انگیز دسترس ان کی ابتک شائع شدہ تصانیف سے ابھر کر سامنے آئی ہے۔ جو ان کی ہمہ جہت شخصیت کے اعلیٰ و ارفع مقام کو مزید اجاگر کرتی ہے۔ امام احمد رضا جن کے وصال کو 76 برس گزر گئے۔ مگر ان کی توقیر و تشہیر بدستور جاری ہے۔ ان کا علمی سرمایہ یونیورسٹیوں کی زینت بن گیا ہے۔ اور یوں آج یونیورسٹیاں مفکر اسلام پر پوسٹ گریجویشن (M.Phil.Ph.D) کی ڈگریاں دے کر اپنا وقار بلند کر رہی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس عاشق رسول ﷺ کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ان انعام یافتہ بندوں میں سے ہے۔

جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے پر احسان اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اسے تفقہ فی الدین کے گوہر گرانمایہ سے مالامال فرما دیتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کا ہر وہ شخص جسے مذہب اور تاریخ سے دلچسپی ہے۔ دنیائے اسلام کے اس عظیم سکالر کی علمی و فکری، ملی و سیاسی، دینی و روحانی عملی و سائنسی اور تحقیقی و تجدیدی خدمات کا معترف ہے۔ آج کی علمی دنیا میں اس جامع الصفات شخصیت کا نام نصف النہار آفتاب کی طرح درخشاں ہے اور اس بین الاقوامی سکالر کا چرچہ بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔

؎ گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستان

الحمد اللہ **رضا اسلامک سنٹر** بلاک نمبر 16 ڈیرہ غازی خان عرصہ سات سال سے فریضہ میں مصروف عمل ہے۔ جو کہ چودھویں صدی ہجری میں عالم اسلام کی نابغئہ روزگار شخصیت مجدد دین و ملت مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے افکار و نظریات اور تعلیمات و مسلم تجدیدی خدمات کو علمی دنیا سے روشناس کرایا جائے۔ تاکہ امت مسلمہ اس عظیم مفکر کی علمی و عملی اور دینی و روحانی خدمات سے فیض یاب ہو سکے۔

ڈاکٹر محمد مالک (بانی و سرپرست)

رضا اسلامک سنٹر بلاک نمبر 16 ۔ ڈیرہ غازی خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

اسلامی تاریخ کا اگر گہرا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ مسلم مفکرین نے ہر زمانے کے اندر علم و سائنس میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں اور ریسرچ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلم مفکرین کی علمی و تحقیقی خدمات مغربی سکالرز سے کسی طرح کم نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کا ہر دور کسی نہ کسی تحقیق سے وابستہ ہے۔

جب ہم 14 ویں صدی کا جائزہ لیتے ہیں تو تحقیقی میدان کے شہسوار مفکر اسلام اعلی حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نظر آتے ہیں۔ علم و تحقیق کے میدان میں جو گراں قدر خدمات انہوں نے انجام دی ہیں۔ وہ امتیازی حیثیت کی حامل ہیں۔ اور ملت کا سر فخر سے بلند ہے

یوں تو مفکر اسلام کی تخلیقی و تحقیقی خدمات ان گنت ہیں۔ لیکن یہاں پر چند عالم گیر تحقیقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو صرف انہی کا حصہ ہیں تو آیئے مفکر اسلام کی بے مثال تحقیقی و سائنسی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں۔

☆ اشیاء تیمم کی تحقیق ☆

اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جن سے تیمم جائز ہے۔ ان کی تعداد کیا ہے اور جن اشیاء سے تیمم ناجائز ہے ان اشیاء کی تعداد کیا ہے۔ مفکر اسلام امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ تک تعداد اور آپ کی تحقیق ملاحظہ فرمایئے اور سر دھنیے۔

تیمم جائز ○

سابق فقہا کی تحقیق کے مطابق اشیاء کی تعداد = 74

مفکر اسلام کی تحقیق (رضوی تحقیق) = 181

نتیجہ = 107 اشیاء کا اضافہ

تیمم ناجائز ○

سابق فقہا کی تحقیق کے مطابق اشیاء کی تعداد = 58

مفکر اسلام کی تحقیق (رضوی تحقیق) = 130

نتیجہ = 72 اشیاء کا اضافہ

(بحوالہ فتاوی رضویہ جلد اول ص 692 تا 701)

مفکر اسلام کا تبحر علمی اور تحقیق کی انمول مثال محققین کے لئے دعوت فکر ہے۔

☆ حکم شرعی کی درجہ بندی ☆

مفکر اسلام اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے حکم شرعی کی درجہ بندی کا ایسا علمی نظم فرمایا جو آپ سے قبل فقہ کی کتابوں میں کہیں

نظر نہ آیا۔ حکم شرعی کی دو اقسام ہیں۔
(1) امر (COMMISSION)۔ طلب فعل۔ کام کرنے کی طلب
(2) نہی (OMISSION)۔ طلب ترک فعل۔ کام نہ کرنے کی طلب
گویا دونوں (امر و نہی) حکم کا درجہ رکھتے ہیں۔ شرعی احکام کی درجہ بندی کی تحقیق یوں ہے۔
☆ **ابتدا"** امر و نہی کی تحقیق پانچ اقسام پر ہے۔

اول	فرض	(Mandatory)
دوم	مستحب	(Commendable)
سوم	مباح	(Permissible)
چہارم	حرام	(Forbidden)
پنجم	مکروہ	(Disapproved)

☆ احکام کی توسیع ☆

بعد ازاں امر و نہی کی تحقیق سات اقسام پر ہوئی۔
(1) فرض
(2) واجب (Imperative)
(3) مستحب
(4) مباح
(5) حرام
(6) مکروہ (Commended) تحریمی
(7) مکروہ تنزیہی (Improper)

☆ شرعی احکام پر مزید تحقیق ☆

محققین و اصولین نے مزید تحقیق کی اور محنت شاقہ سے اس درجہ بندی (Gradation) کو نو (9) اقسام پر پہنچایا۔
(1) فرض
(2) واجب
(3) سنت موکدہ
(4) سنت غیر موکدہ
(5) مستحب
(6) مباح

(7) حرام
(8) مکروہ تحریمی
(9) مکروہ تنزیہی
احکام کی درجہ بندی کا نظم ملاحظہ ہو۔

حکم امر (طلب فعل)	حکم نہی (ترک طلب فعل)
(1) فرض	(1) حرام
(2) واجب	(2) مکروہ تحریمی
(3) سنت موکدہ	(3) مکروہ تنزیہی
(7) سنت غیر موکدہ	
(8) مستحب	
(9) مباح	دونوں سمت برابر

تاریخ اصول میں مفکر اسلام امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ وہ پہلی شخصیت ہیں۔ جنہوں نے علماء و فقہا کے ذہنی ابہام کو دور کیا اور درجہ بندی کے اصولی سقم میں بے مثال علمی نظم پیدا کیا۔

مفکر اسلام کا علماء و فقہا اور ملت اسلامیہ پر درجہ بندی کے اس بے مثال علمی نظم کا یہ احسان سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور تحقیق و وسعت علمی کا نیا ریکارڈ قائم کرنے کا یہ سہرا صرف مفکر اسلام کے سر ہے کہ انہوں نے سکالرز کے لئے تحقیق کی راہ متعین کی اور اس درجہ بندی کو 11 گیارہ اقسام پر پہنچا کر بے بدل محقق قرار پائے۔

☆ مفکر اسلام کی شرعی احکام پر درجہ بندی کا نظم ☆

مفکر اسلام کی شرعی احکام پر درجہ بندی کا نظم ملاحظہ فرمائیے۔

امر	نہی
(1) فرض	(1) حرام
(2) واجب	(2) مکروہ تحریمی
(3) سنت موکدہ	(3) اساءت (Disapproved)
(4) سنت غیر موکدہ	(4) مکروہ تنزیہی
(5) مستحب	(5) خلاف اولیٰ (Uncommendable)

(11) مباح (Indifferent or Permissible)

فرمان مفکر اسلام ○ مدارج (امر و نہی) کی یہ تفصیل بیان کرنے کے بعد مفکر اسلام امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا ہے۔

"اس تقریر کو حفظ کر لیجئے اس لیے کہ ان سطور کے غیر میں کہیں اور نہ ملے گی" (بحوالہ فتاوی رضویہ جلد اول ص 175 تا 183)

مفکر اسلام کا اتنے اعتماد و وثوق سے یہ فرمانا اصول فقہ کی تمام کتب پر کامل عبور کو ظاہر کرتا ہے۔

☆ کرنسی نوٹ کی شرعی حیثیت اور بلا سود بنکاری نظام ☆

مفکر اسلام نے بعض نئے پیش آمدہ مسائل کا حل بڑے محققانہ انداز پر کیا ہے۔ آپ کے زمانے میں نوٹ بالکل نو ایجاد چیز تھی۔ سکالرز حضرات سے جب اس بارے میں دریافت کیا جاتا تو تسلی بخش جواب نہ ملتا۔ حتی کہ مفتی مکہ مکرمہ مولانا جمال بن عبداللہ علیہ الرحمتہ سے 1905ء میں یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے یہ کہہ کر عاجزی (عذر) کا اظہار کیا کہ "العلم امانته فی اعناق العلماء (علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے) ہم اس کی فقہی جزیات بتانے سے قاصر ہیں۔ اس زمانہ میں مفکر اسلام زیارت حرمین شرفین کے سلسلہ میں وہاں رہائش پذیر تھے۔ بالخصوص الدولہ المکیہ بادلمادۃ الغیبہ جو کہ آٹھ گھنٹے میں عربی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اس وجہ سے آپ کا تبحر علمی ان علماء کے پیش نظر تھا۔ اس لئے سوال نامہ تیار ہوا اور مفکر اسلام کی خدمت میں پیش ہوا۔ چنانچہ دنیائے اسلام کے عظیم سکالر اور مفتی اعظم علامہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے کرنسی نوٹ کی شرعی حیثیت اور بلا سود بنکاری نظام پر 2/1-1 دن سے کم وقت میں ایک بے مثال رسالہ بنام "کفل الفقیہہ الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم" 1905ء لکھ کر علماء حرمین شریفین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ مفکر اسلام کا دنیائے اسلام پر یہ احسان عظیم ہے۔

اس کتاب پر برطانیہ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد حنیف اختر فاطمی صاحب نے ایک مقالہ بنام "The Islamic Concept of Money" لکھ کر مفکر اسلام کو عظیم خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ آج بھی مفکر اسلام کا محولہ بالا رسالہ پاکستان میں غیر سودی نظام رائج کرنے میں مینارہ نور ثابت ہو سکتا ہے۔

☆ روزگار و آمدنی کا اصلاحی فارمولا ☆

1912ء کے پرفتن دور میں جب اذہان و قلوب متاثر تھے۔ سوچیں جواب دے چکی تھیں۔ اس نازک وقت میں ملت کی خیرخواہی اور اقتصادی راہنمائی کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ چنانچہ مصلح ملت مفکر اسلام امام احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی مومنانہ فراست سے قوم کو اقتصادی شعور بخشا اور ملک و ملت کی اقتصادی بہتری کے لئے روزگار و آمدنی کا چار نکاتی فارمولا رسالہ بنام "تدبیر فلاح و نجات و اصلاح" لکھ کر مشہور ماہر اقتصادیات برطانیہ جے ایم کینز پر سبقت لے گئے۔ پاسبان ملت کا یہ احسان ملت اسلامیہ کے لئے قابل فخر رہے گا۔

پاکستان کے ماہر اقتصادیات پروفیسر رفیع اللہ صدیقی صاحب نے "امام احمد کے معاشی نکات" اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون صاحب نے "امام احمد رضا محدث بریلوی کا عظیم اصلاحی منصوبہ" لکھ کر مفکر اسلام کے محسن ملت ہونے کا اعتراف کیا ہے اور مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ کی عالمی اہمیت کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے۔

☆ میڈیکل سائنس پر مفکر اسلام کی حیرت انگیز تحقیق ☆

رضوی نظریہ جذام ☆ میڈیکل سائنس سے تعلق رکھنے والے صاحبان جانتے ہیں کہ جذام جلد (Skin) اور اعصابی تاروں (Peripheral Nerves) کی بیماری ہے۔ جس سے مستقل نقص (Permanent Deformity) بھی پیدا ہوجاتا ہے اور اس بیماری کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ ابتدا میں اسے متعدی (Communicable) بیماری سمجھا جاتا رہا ہے۔ لیکن بعد کی تحقیق نے یہ ثابت کردیا ہے کہ جذام اب متعدی بیماری نہیں رہی۔ (Leprosy is no more communicable) فائدہ یہ پہنچا ہے کہ جذام کے جس مریض کو پہلے متعدی مرض ہونے کی وجہ سے بے یارو مددگار چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اب اسے علاج و معالجہ کے ذریعے بچایا جاسکتا ہے۔

اسلامی تاریخ کا عمیق مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مفکر اسلام امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ وہ پہلے مسلم مفکر ہیں۔ جنہوں نے جذام سے متعلق اسلامی نظریات (Islamic Thoughts) کو بڑی جامعیت کے ساتھ پیش کرکے رہبر عالم اسلام کا اعزاز حاصل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ "جذام متعدی بیماری نہیں"۔ جدید میڈیکل کی تحقیق آج جس نظریے کا پرچار کررہی ہے۔ مفکر اسلام نے سو برس قبل جذام سے متعلق اپنی تصنیف "الحق المجتلی فی حکم المبتلی" لکھ کر شرف تقدم حاصل کیا۔ ماہرین کے لئے مفکر اسلام کی تحقیق (رضوی تحقیق۔ جذام متعدی بیماری نہیں) گراں قدر سرمایہ ہے۔ جس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

جرمن لیڈی ڈاکٹر کرس شموزر اور راولپنڈی لیپروسی ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے مفکر اسلام کے جذام سے متعلق نظریہ (غیر متعدی) کو خوش دلی سے سراہا ہے۔

الٹرا ساؤنڈ مشین ☆

الٹرا ساؤنڈ مشین میڈیکل کی تحقیق میں ایک نمایاں ترقی (Development) ہے۔ یہ مشین انسانی جسم میں اعضاء سے متعلق ساخت کو واضح کرتی ہے۔ نیز ماں کے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے معلوم کرنا معمول بن گیا ہے۔ چنانچہ 1896ء میں پادری نے چیلنج کیا کہ ہم نے ایک ایسا آلہ تیار کیا ہے۔ جو بتا دیتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا تو اللہ تعالی

کے علم کی کیا تخصیص ہے۔ کیونکہ قرآن کے بقول سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا۔

حقیقت یہ ہے کہ الٹرا ساؤنڈ مشین منظر عام پر ہے اور یہ آلہ بتا بھی دیتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا۔ البتہ چند حالتوں میں یہ آلہ بتانے سے قاصر ہے۔

دور حاضر کے اس مسئلے کا مدلل و جامع جواب مفکر اسلام امام احمد رضا خان علیہ الرحمتہ نے اپنے رسالہ الصمصام علی مشکک فی آیہ علوم الارحام" میں دے کر سبقت حاصل کرلی ہے۔ مفکر اسلام نے اپنے رسالہ "الصمصام علی مشکک فی آیہ علوم الارحام" 1896ء میں اللہ تعالی کے ذاتی علم اور برتری (Supremacy) کو برقرار رکھا ہے۔ مخلوق کے عطائی علم کی وضاحت کی ہے اور پھر نفس مضمون سے متعلق متعدد قرآنی آیات پیش کرکے فرمایا ہے کہ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا اگر کہیں ایسا ہے تو نشان دو۔

اس کے بعد مفکر اسلام نے میڈیکل کے مضمون جینیٹکس (Genetics) ایمبریالوجی (Embryology) اور بالخصوص بچہ تین پردوں میں within three layers) (Fetal development) پر تفصیلا" روشنی ڈالی ہے اور سائنسی آلہ الٹرا ساؤنڈ مشین کے متعلق لکھا ہے کہ ایسا آلہ ممکن ہوسکتا ہے۔ پھر اس سائنسی ایجاد کو فزکس کے قوانین انعکاس نور (Law of reflection of light) اور انعطاف نور (Law of refrection of light) کی بنیاد پر فامولیٹ کرتے ہوئے تخلیقی ایجاد کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ مفکر اسلام کی یہ تخلیقی ایجاد جہاں ماہرین کے لئے دعوت فکر ہے۔ وہاں پر ملت اسلامیہ کے لئے قابل فخر بھی ہے۔

☆ نظریہ تموج (WAVE THEORY) ☆

مفکر اسلام اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے تخلیقی کاموں (Creative Work) کا احاطہ اگرچہ مشکل ہے اور اس پر جامع بحث (Discussion) کوئی ماہر علوم و فنون اور سائنسدان ہی کرسکتا ہے۔ بہر کیف اپنی بساط کے مطابق مفکر اسلام کا علمی ورثہ آپ تک پہنچا رہا ہوں۔

آج کا سائنسی دور بام عروج کو پہنچ رہا ہے۔ ٹیلی کمیونیکیشن سسٹم لیزر شعاعیں اور بالخصوص کمپیوٹر سسٹم نے چار چاند لگادئے ہیں اور پوری دنیا کو انٹرنیٹ کے ذریعے سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ ذہنی رسائی (Mental Approach) کا کوئی ذریعہ ہو لہروں کے نظام ہی کی بنیاد ہے مثلا" ریڈیو ، ٹیلی ویژن ، ریڈار سسٹم ، ساؤنڈ ویوز ، فیکس ، انٹرنیٹ ، کمپیوٹر سسٹم۔ یہ سارا نظام یعنی لہروں کا نظام توانائی کی تبدیلی (Exchange of Energy) کا عمل ہے۔

مفکر اسلام امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے تقریبا" ایک صدی قبل نظریہ

تموج (Wave Theory) پر بحث فرمائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آواز پہنچنے کے لئے واسطہ اور موجوں کا بننا ضروری ہے۔ چنانچہ ملفوظات حصہ اول کے اخیر میں فرماتے ہیں۔ "آواز پہنچنے کے لئے ملاء فاضل میں تموج چاہئے"۔ فتاوی رضویہ جلد دھم ص 301 پر (رسالہ الکشف شافیا حکم فونو جرافیا 1909ء) ساؤنڈ ویوز کی مزید تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں۔

مقدمہ اول ○

(1) آواز کیا چیز ہے۔

(2) کیسے پیدا ہوتی ہے۔

(3) کیونکر سننے میں آتی ہے۔

(4) اپنے ذریعہ حدوث کے بعد بھی باقی رہتی ہے یا اس کے ختم ہوتے ہی فنا ہو جاتی ہے۔

(5) کان سے باہر بھی موجود ہے یا کان ہی میں پیدا ہوتی ہے۔

(6) آواز کنندہ کی طرف اس کی اضافت کیسی ہے۔ وہ اس کی صفت ہے یا کسی چیز کی۔

(7) اس کی موت کے بعد بھی باقی رہ سکتی ہے یا نہیں۔

مقدمہ ثانی ○

(1) وجود فی الاعیان (Existence in the Eyes)

(2) وجود فی الاذہان (Existence in the Mind)

(3) وجود فی العبارۃ (Existence in the Print)

(4) وجود فی الکتابۃ (Existence in the Book)

مفکر اسلام نے سائنسی روش پر چند تجربات بھی پیش کئے ہیں۔ اور ان کی روشنی میں نتائج اخذ کئے ہیں۔ مزید برآں مفکر اسلام نے ثابت کیا ہے کہ آوازوں کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ مفکر اسلام کی یہ سائنسی خدمات دور حاضر کے ماہرین کے لئے دعوت فکر و تحقیق ہیں۔

☆ مفکر اسلام امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اور ڈاکٹر ہلوک نور باقی ☆

واقعہ یوں ہے کہ چند عرصہ قبل نشتر میڈیکل کالج سے ایک ڈاکٹر صاحب میرے کلینک پر تشریف لائے اور رسمی گفتگو کے بعد مدعا بیان کیا کہ میں نے ایک رسالہ "رہبر دین و ملت۔ از ڈاکٹر محمد مالک" پڑھا اس میں حضرت امام احمد رضا خان بریلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن سے ثابت کیا تھا کہ "زمین ساکن ہے"۔ پھر موصوف نے اپنے بیگ سے ایک کتاب "قرآنی آیات اور سائنسی تحقیق۔ از ڈاکٹر ہلوک نور باقی۔ ترکی" نکال کر دکھائی۔ اس میں ایک صفحہ پر درج تھا۔

"قرآن زمین کی گردش کو ظاہر کرتا ہے"

جس میں ترکی کے سکالر ڈاکٹر نور ہلوک باقی صاحب نے سورہ النمل کی ایک آیتہ مبارکہ کا حوالہ دیا تھا۔ تفصیل اسی پر مبنی تھی۔ اردو ترجمے کے نیچے انگریزی ترجمہ بھی درج تھا۔ دونوں

ترجمے معہ عربی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔
وتری الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب ط صنع الله الذی اتقن کل شيء ط انه خبیر بما تفعلون ○ النمل 47

☆ اردو ترجمہ (فیروز شاہ گیلانی) ☆
" تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ پہاڑ جامد ہیں۔ لیکن یہ بھی بادلوں کی طرح بڑھتے ہیں۔ یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ جس نے ہر چیز کو حکمت سے استوار کیا ہے وہ خوب جانتا ہے جو تم کیا کرتے ہو"۔(النمل 27-88)

☆ انگریزی ترجمہ ☆
You see the Mountains and think them Jamid (Lifeless Motionless) yet they progress just as clouds progress. Such is the Handwork of God Who has disposed of everything in Firmness. He is completely aware of what you do. (Chapter 27 vol-88)

اس کے بعد ڈاکٹر موصوف کہنے لگے کہ میں نے ترکی کے سکالر کی کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ اب میں امام احمد رضا بریلوی صاحب کا رسالہ دیکھنا چاہتا ہوں۔
راقم نے مفکر اسلام کا رسالہ "نزول آیات فرقان .سکون زمین و آسمان" ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ کیوں نہ ترجمہ قرآن کو کنزالایمان سے دیکھا جائے۔ موصوف کہنے لگے ضرور دیکھ لیا جائے۔
راقم نے مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ جب کنزالایمان میں دیکھا تو حیران رہ گیا۔ کیوں کہ ترجمہ میں واضح فرق نظر آیا۔ اب میں قارئین کو دعوت فکر و تحقیق دیتے ہوئے کنزالایمان کا اردو ترجمہ اور انگریزی Translation از پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب پیش کرتا ہوں۔

☆ اردو ترجمہ قرآن از مفکر اسلام امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ☆
"اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال۔ یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بیشک اسے خبر ہے تمہارے کاموں کی"۔

کنزالایمان کا انگریزی ترجمہ ☆ از پروفیسر شاہ فرید الحق شاہ صاحب (کراچی)
And you shall see the mountains you shall think that they are fixed but they will be passing (like) the passing of the clouds. This is work of Allah who made everything with wisdom. Undoubtedly He is aware of your works.

قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے کنزالایمان کا ایک اور انگریزی ترجمہ جو برطانیہ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد حنیف اختر فاطمی صاحب نے کیا ہے ملاحظہ ہو۔

"And you will see the mountains frozen and flying like clouds. This is Work of Allah who has brought everything into bring. There is no doubt He is aware of what you do".

اس کے بعد راقم نے ڈاکٹر موصوف کو اصل آیت سے پہلی آیت کا ترجمہ۔ اس کا آپس میں ربط اور تفسیر دکھائی تو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ آیت تو قیامت سے متعلق ہے اور ترکی کے سکالر ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے اسے حال پر منطبق کرکے اصولی غلطی کی ہے۔

تسلی و تشفی کے بعد راقم نے مفکر اسلام امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے "نظریہ زمین ساکن ہے" سے متعلق دیگر کتب و رسائل سے آگاہ کیا۔

مندرجہ بالا واقعہ سے مفکر اسلام کا عربی ادب پر کامل عبور، علم فقہ و حدیث پر مکمل دسترس بالخصوص علم القرآن پر گہری نظر آشکار ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان میں مفکر اسلام کا بے مثال ترجمہ قرآن کنزالایمان مآخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ امام احمد رضا اور دو قومی نظریہ ☆

مفکر اسلام نے 1920ء میں دو قومی نظریے پر ایک تاریخی دستاویز بنام المحجۃ الموتمنہ فی آیتہ الممتحنہ" تحریر فرمائی جس میں علم و تحقیق کا ایک ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر بے نظیر علمی نظم کو پیش کرتے ہوئے مصنف کی بے پناہ علمی وسعت کو آشکار کرتا ہے۔ مفکر اسلام کا تحریر کردہ یہ علمی نظم Islamic Private International Law پر لکھی گئی ہزاروں کتابوں میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے اور اپنی مثال آپ ہے۔

مسئلہ ترک موالات پر مفکر اسلام نے اس تاریخی رسالہ میں مستند فقہ کی کتابوں کے علاوہ بے شمار تفاسیر کے حوالے دیے اور اصلا" موالات کو دو اقسام میں منقسم کیا۔

(1) حقیقی موالات۔ (2) صوری موالات۔

پھر اس کی دس صورتیں بیان فرمائیں جن میں نو موالات کے باب میں ہیں اور ایک معاملت کے باب میں ہے اس کے بعد آپ نے محرکین موالات سے کہا کہ تم کس موالات کی بات کرتے ہو اور کس غلط فتوی پر مسلمانان ہند کی مذہبی، سیاسی، اقتصادی، سماجی اور معاشرتی قوت کو کمزور تر بنارہے ہو" مفکر اسلام نے فرمایا کہ موالات میں درج ذیل 9 صورتیں ہوتی ہیں۔

(1) میلان قلب
(2) وداد
(3) اتحاد
(4) انقیاد
(5) توکل
(6) مدارات
(7) مداہنت
(8) اقساط

اور 10 ویں صورت مجرد معاملت کی ہے۔

(9) معاشرت

جو سوائے مرتد کے ہر ایک کے لئے جائز ہے۔ مفکر اسلام نے محرکین ترک موالات سے فرمایا کہ تم نے ترک معاملت والی تمام آیات و احادیث غلطی سے ترک موالات پر چسپاں کرکے امت مسلمہ کی تقدیر کو نقصان پہنچایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مفکر اسلام کی اس کتاب نے مسلمانان ہند کو مطالبہ پاکستان کا دینی و سیاسی شعور عطا کیا۔

☆ مفکر اسلام کی مسئلہ لمعہ پر تحقیق ☆

مسئلہ لمعہ یہ ہے کہ جب نے بدن کا کچھ حصہ دھویا کچھ باقی رہا کہ پانی ختم ہوگیا پھر حدث ہوا کہ موجب وضو ہے۔ اب جو پانی ملے اسے وضو اور رفع حدث میں صرف کرے یا بقیہ جنابت کے دھونے میں۔ مفکر اسلام نے اس مسئلہ پر فتاوی رضویہ میں وہ تفصیلی و تحقیقی جواب معہ حوالہ جات بیان فرمایا کہ فقہ کی کسی کتاب میں اس کا چوتھائی حصہ بھی نہیں ملے گا۔

فقہ کی کتابوں کے مطالعہ سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ فقہ کی ہر کتاب میں لمعہ کی صورتیں معہ احکام درج ہیں۔ سب سے زیادہ صورتیں شرح وقایہ کے اندر بیان ہوئی ہیں۔ جن کا شمار پندرہ ہے۔ (یعنی 15 صورتیں) لیکن مفکر اسلام تاریخ فقہ میں پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے علیحدہ علیحدہ گن کر لمعہ کی 98 صورتیں بیان فرمائیں اور ہر صورت کا مدلل شرعی حکم واضح کیا۔ پھر ایسا علمی نظم فرمایا کہ ان 98 صورتوں کے احکام کو 30 کی تعداد میں محصور کیا اور اپنا ضابطہ کلیہ بھی بیان فرمایا۔ سکالرز حضرات کے لئے مفکر اسلام کی یہ تحقیق دعوت فکر بھی ہے اور قابل رشک بھی۔

☆ پانی کی طبع یعنی رقت و سیلان ☆

مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمتہ نے فزکس (طبعیات) سے متعلق بے مثال علمی و تحقیقی رسالہ بنام ”الدقه والتبیان بعلم الرقه والسیلان“ (پانی کی رقت و سیلان کا واضح بیان) تحریر فرماکر آسمان فقہ میں مہر درخشاں کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ تحقیق انیق کے وہ نرالے جوہر دکھائے ہیں کہ امت مسلمہ کو زیر بار احسان کرکے دنیائے علم و فن کو انگشت بدنداں کردیا ہے۔ رقت و سیلان کی فقہی تعریف اور احکام کے بارے میں ایسی جامع، تفصیلی اور محققانہ گفتگو دیگر کتب فقہ میں نہیں ملتی۔ اس رسالہ میں مفکر اسلام نے پانی کی طبعیت، رقت و سیلان پر بحث کرنے کے بعد وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ رقت کی دو اقسام ہیں

(1) رقت بالفصل (2) رقت بالقوۃ

پھر ان سے متعلق احکام پر تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔

شرع میں جس حد کی رقت معتبر ہے۔ اس کے متعلق عبارات تین قسم کی ہیں۔ مفکر اسلام نے تین مقدمات پیش فرماکر ان عبارتوں کی علم و تحقیق کی روشنی میں اصلاح فرمائی۔

مقدمہ (1) رقیق بے جِرم ہے اور کثیف ذی جِرم

مقدمہ (2) بے جِرم سے مراد مقدمہ (3) تحقیق معنی رقیق

☆ مفکر اسلام کے نزدیک رقیق کی تعریف ☆

مفکر اسلام نے رقیق کی بے مثل تعریف کی ہے۔

"رقیق وہ ہے کہ زمین وغیرہ جس شے پر پڑے خشک ہونے کے بعد اس کا دِل محسوس نہ رہے اور بالبداہتہ ظاہر کہ یہ اسی شے میں ہوگا جو بہنے میں تمام و کمال پھیل جائے ورنہ اجزائے زیر و بالا رہے تو ضرور دِل محسوس ہوگا تو دلیل قطعی سے روشن ہوا کہ یہاں رقیق اسی مائع قسم اول کا نام ہے یہ ہے وہ تحقیق معنی رقیق کہ ان سطور کے سوا نہ ملے گی۔ وباللہ التوفیق (حوالہ ص 84 فتاوی رضویہ (مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات) جلد سوم اس تعریف سے 20 فائدے حاصل ہوئے۔ خوف طوالت مانع ہے تفصیل اصل رسالہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے مفکر اسلام ص 175 پر علمی و ترجیحی نظم و ضبط کے اعتبار ایک باب قائم کرتے ہیں۔ فصل چہارم ضوابط کلیہ (ص 175 تخریجی جلد سوم فتاوی رضویہ)

(1) ضابطہ امام ابو یوسف

(2) ضابطہ امام محمد

(3) ضابطہ علامہ برجندی۔ مفکر اسلام نے اس پر 19 وجہ سے کلام کیا۔

(4) ضابطہ امام زیلعی۔ مفکر اسلام نے اس پر 36 وجہ سے کلام کیا۔

(5) ضابطہ زیلعیہ کی تبعیت میں کلام بحرالرائق پر مفکر اسلام نے 26 وجہ سے کلام کیا۔

(6) اسی باب میں علامہ ابن عابدین شامی کے کلام پر 12 وجہ سے کلام کیا ہے۔

(7) ضابطہ نسفیہ۔

(8) ضابطہ رضویہ۔

مفکر اسلام نے تفصیلی و تحقیقی ابحاث کے بعد ضابطہ امام ابو یوسف کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا ضابطہ صحیح، معتمد اور مستند متون کا مفاد ہے۔

آخر میں مفکر اسلام نے اپنا بے نظیر ضابطہ پیش کیا ہے۔ جو ضابطہ امام ابو یوسف (رحمتہ اللہ علیہ) اور جمیع ضوابط کے جزئیہ صحیحہ معتمدہ کا جامع ہے۔

الحاصل اس رسالہ میں ماء جامد اور ماء جاری، ترکیب اجسام، پانی کے رنگ، شعاعوں کے انعکاس (Reflection) اور انعطاف (Refraction) وغیرہ کے بارے میں بحثیں بھی علم فزکس (طبعیات) سے متعلق ہیں۔

روشنی سے متعلق مفکر اسلام کی یہ تحریر ملاحظہ ہو۔

"زاویائے انعکاس ہمیشہ زاویائے شعاع کے برابر ہوتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق روشنی کا

یہ قانون (Law of Reflection of Light) کہلاتا ہے۔ روشنی کے انعکاس و انعطاف سے متعلق تحریر رسالہ الصمصام علی مشکک فی آیتہ علوم الارحام" میں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

☆امام احمد رضا بریلوی اور علم ریاضی☆

مفکر اسلام امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ علم ریاضی میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ نے مسائل فقہ میں ریاضی کے استعمال میں خصوصی توجہ فرمائی اور فقہی فکر میں سائنسی بنیاد فراہم کی۔ مفکر اسلام نے اسلوب تحقیق میں نہ صرف کتابوں پر بھروسہ کیا۔ نہ خالی دلائل ہندسہ پر اور نہ فقط تجربہ و مشاہدہ پر بلکہ ان سب کو جمع کیا اور خداداد صلاحیت سے بہت کچھ کام اپنی تخلیقی قوتوں اور ذہنی جدتوں سے لیا۔ ایسا باریک بین کام ایک کامل و اکمل محقق ہی کا خاصہ ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے شعبہ بنیادی سائنس کے پروفیسر ابرار حسین صاحب اپنے ایک مقالہ "رسالہ در علم لوگارتم کے حواشی" میں ایک جگہ یوں رقم طراز ہیں۔

تصانیف اعلیٰ حضرت میں 72 کا تعلق علم ریاضی سے ہے۔ یہ تصانیف کتب و رسائل، مقالات اور حواشی پر مشتمل ہیں"۔

اس کے علاوہ بھی اگر فقہی و علمی شاہکار "فتاوی رضویہ" جو بارہ ہزار صفحات پر بارہ جلدوں (Volumes) میں پھیلا ہوا ہے۔ ریاضی کی مختلف شاخوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ مفکر اسلام نے ریاضی سے متعلق بیشتر شاخوں الجبرا، جیومیٹری، لوگارتم، مثلث کروی اور Topology وغیرہ پر مختلف رسائل تحریر فرما کر عظیم ریاضی دان کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

مشہور ریاضی دان پروفیسر ڈاکٹر سر ضیا الدین علی گڑھ یونیورسٹی نے مفکر اسلام سے علم ریاضی میں استفادہ کیا تھا اور مفکر اسلام کی علم ریاضی میں مہارت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا۔

"ان کو (امام احمد رضا کو) علم لدنی حاصل تھا۔ میرے سوال کا جواب بہت مشکل اور لاینحل تھا۔ ایسا فی البدیہہ جواب دیا۔ گویا اس مسئلہ میں عرصہ سے ریسرچ کیا ہے۔ اب ہندوستان میں کوئی جاننے والا نہیں"۔

"صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے"

مشتے نمونہ از خروارے مفکر اسلام کی چند تحقیقی خدمات پیش کرتا ہوں۔

☆حوض کبیر یا گول حوض کا دور☆

(Circumference of a Well)

اس مسئلہ میں کہ کنوئیں یا گول حوض کا دور کتنے ہاتھ ہونا چاہئے کہ وہ دہ در دہ ہو۔ مفکر اسلام علامہ امام بریلوی ریاضی کے متعلق اپنے رسالہ "النھی النمیر فی الماء المستدیر" (خوشگوار صاف آب مستدیر کی تحقیق) میں فرماتے ہیں۔ اس میں چار قول ہیں۔

ہر ایک بجائے خود وجہ رکھتا ہے۔ اور تحقیق جدا ہے۔

اول 48 ہاتھ دوم 46 ہاتھ

سوم 44 ہاتھ چہارم 36 ہاتھ

مفکر اسلام کی تحقیق انیق کے مطابق اس کا دور تقریباً" 2-1/1-35 ساڑھے پینتیس ہاتھ ہونا چاہئے تین درجہ اعشاریہ تک ان کی رو سے:

دور = 35.449 ہاتھ

اور قطر = 11.284 ہاتھ

یاد رہے کہ ایک ہاتھ ذرائع عامہ 2/1-1 فٹ کے برابر ہوتا ہے اور ایک انگل پون انچ کے برابر۔

پس دور = 35.449 x 1.5 فٹ

= 16.2072 میٹر

اور قطر = 11.284 ہاتھ

= 11.284 × 1.5 فٹ

= 16.926 فٹ

اگر قطر و محیط و مساحت کو علی التوالی ق ط م اور ق / ط = ص فرض کریں تو جو فارمولے آپ نے اپنے رسالہ محولہ بالا میں استعمال کئے ہیں درج ذیل ہیں۔

(1) 4/ق ط = م

یعنی 4/(2r) (2πr) = م

یعنی πr = م جہاں r دائرے کا نصف قطر ہے

(2) ص ق = ط

"پائی" (یعنی ص) جسے آپ مقدار محیط باجزائے قطریہ کہتے ہیں کہ اعشاریہ میں قیمت کے بارے میں آپ کا یہ ارشاد بے مثال تحقیق کا مظہر ہے۔

"قطر" کا محیط سے 7/22 ہونا حساب میں مبرہن نہیں بلکہ اب تک ان دونوں میں تحقیقی نسبت بھی معلوم نہ ہو سکی ہے"۔

مفکر اسلام نے اپنی تحریرات ہندسیہ میں ثابت کیا ہے کہ دائرہ کا محیط جس مقدار سے 360 درجے ہے اس دائرہ کا قطر اسی مقدار سے 114 درجے (Degree) '35 دقیقے (Minutes) '29 ثانیے (Seconds) '36 ثالثے (Thirds) اور 45 رابعے (Fourths) ہے۔ جو دراصل 2 (Radian) کی قیمت ہے۔ اس سے مفکر اسلام نے "پائی" کی قیمت 3.14159265 خود معلوم کی اور سائنسی دنیا میں تہلکہ مچادیا۔ عام سائنٹیفک کیکولیٹر یہ سات درجہ اعشاریہ تک دیتے اور استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے یہ قیمت آٹھ درجہ اعشاریہ تک صحیح دی اور حسابی عمل

میں استعمال فرمائی۔ آپ کی Calculation میں موجودہ Scientific Calculator سے دی گئی۔ صحت کی حدود سے زیادہ حد تک صحت (Accuracy) پائی جاتی ہے
مفکر اسلام نے چاروں اقوال کا گہرا ریاضیاتی تجزیہ کیا اور اس وجہ کنہ تک بھی رسائی حاصل کی جو ایک قول کے وجود کا باعث ہوئی۔ محولہ بالا رسالہ فتاوی رضویہ جلد دوم میں 28 بڑے صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔
المختصر مفکر اسلام کے تحقیق کردہ دور یعنی 35.449 ہاتھ سے مساحت = 100.0016 ہاتھ بنتی ہے جو دہ در دہ سے فقط 16/10000=1/625 ہاتھ زائد ہے۔ جبکہ 1/625 ایک انگل کے عرض کے پچیسویں حصے سے بھی کم ہے۔
مفکر اسلام امام احمد رضا خاں بریلوی کی یہ تحقیق کمپیوٹر دور کے معیار پر لاریب صورت میں پوری اترتی ہے۔ نیز مفکر اسلام نے اس رسالہ میں الجبرا، جیومیٹری اور لوگارتم کا استعمال مع اشکال و جداول (Diagrams and Tables) واضح کرتے ہوئے عظیم ماہر ریاضی دان کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

☆ امام احمد رضا اور علم الجبرا ☆

بقول پروفیسر ابرار حسین مفکر اسلام امام احمد رضا خان کے ریاضی سے متعلق گہرے نقوش "فتاوی رضویہ" سے لے کر "فوز مبین در رد حرکت زمین" تک نظر آتے ہیں اور آپ نے مساوات کے حل پر بھی فکر انگیز کام کیا ہے۔ مفکر اسلام نے اپنی تحریر میں درج ذیل عنوان دیئے ہیں

(1) مساوات درجہ سوم

(2) فصل در مرجع مساوات رباعیہ و ثلاثیہ مجذوریہ ثلاثیہ لائیہ بحذف رقم دوم

مساوات کے حل کے دو پہلو ہیں۔

(1) الجبری حل　　　(2) عددی حل

الخوارزمی نے دو درجی مساوات اور عمرخیام نے مساوات درجہ سوم کے حل پیش کیے جو علم ہندسہ پر مبنی تھے۔ چونکہ ایک خاص درجہ سے اوپر مساوات کا الجبری حل ممکن نہیں۔ اس لئے اسے پذیرائی حاصل نہ ہوسکی۔ دوسرا اہم پہلو عددی حل ہے۔ اس کی جستجو بھی زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ علم ریاضی کے وسیع اطلاق اور کمپیوٹر کی سہولت نے اس پہلو کو زمانہ حال میں زیادہ اجاگر کیا۔

مفکر اسلام کو تحلیل عددی کے شعبہ پر کامل عبور تھا۔ جبکہ اس وقت تحلیل عددی پر تحقیق منظر عام پر نہ تھی۔ پروفیسر ابرار حسین صاحب لکھتے ہیں۔ آج کل تحلیل عددی ریاضی کا اہم شعبہ ہے اور مساوات کا عددی حل اس کا اہم جز۔

مفکر اسلام نے مساوات کے عددی حل کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ آپ کی یہ دونوں تحریریں فارسی زبان میں ہیں۔ اور رضوی قوائد کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہاں پر ہم "مساوات درجہ سوم" کا

ہی سرسری جائزہ پیش کریں گے۔

عبارت ☆ "اوّل مساوات درجہ سوم ہفت صورت دار دسہ ثنائی وسہ ثلاثی ایک رباعی ان تینوں کی مزید تقسیم کی گئی۔ جس کی تفصیل آپ نے دوسرے صفحہ پر دی ہے۔ کل 26 اقسام ہیں۔

بقول پروفیسر ابرار حسین صاحب دو درجی مساوات الخوارزمی نے اور سہ درجی مساوات کی درجہ بندی عمر خیام نے کی۔ لیکن ان کی درجہ بندی میں صرف وہ مساوات شامل تھیں۔ جن کے حل مثبت حقیقی عدد ہوں۔ جبکہ مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی درجہ بندی تمام حالتوں پر محیط ہے اور جامع ہے۔ آپ نے اپنی درجہ بندی (رضوی درجہ بندی) میں ہر قسم کے لئے حل کی نوعیت بتائی ہے کہ وہ مثبت ہے یا منفی مثلاً"

مساوات

لا + ط لا + ص = کی اور کی ترتیب سے چار صورتیں ہیں۔

"قوت ثانیہ وعدد ہر دو مثبت بود دریں صورت لازم است کہ عدد ے مثبت باشد"۔

"دوم آنکہ اگر قوت ثانیہ و عدد ہر دو مثبت بود دریں صورت لازم ست کہ لاچیزے منفی باشد"۔

"سوم آنکہ اگر قوت ثانیہ مثبت و عدد منفی باشد"۔

"چہارم بالعکس ودریں دو وجہ لامثبت و منفی ہریک خواں شد"۔

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مفکر اسلام کی تصنیفات و تحقیقات اور تخلیقات کو صاحب فن ہی اچھی طرح پرکھ سکتا ہے۔ دوسرے کے بس کی بات نہیں۔ مفکر اسلام نے ان بیانات کے دلائل بھی دیئے ہیں اور مثالوں سے بھی واضح کیا ہے۔

مساوات

لا ط لا + ص = 0

کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور اس کے حل کے انوکھے طریقے پیش کئے ہیں۔ ایک طریقہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ مساوات کو دو مساوات میں اس طرح ظاہر کرسکتے ہیں۔

ط = (1 + ء) لا اور ء لا = ص

اگر "ء" کی مناسبت قیمت معلوم کرلی جائے تو لا کی قیمت بذریعہ تقرب نکالی جاسکتی ہے۔ مفکر اسلام نے اس مساوات سے متعلق تفاضل کی خوبیوں پر بھی روشنی ڈالی ہے اور ان کے ذریعہ حل کی جانب توجہ دلائی ہے۔

مفکر اسلام نے لا ـ ط لا کے تفاضل بیان نہیں کئے بلکہ

لا ـ ط لا یعنی لا ـ ط کے تفاضل پیش کئے ہیں جو لا کی اس قیمت تک نکالے گئے ہیں۔ جہاں تک تفاضل کی علامت تبدیل نہ ہو۔ مفکر اسلام کا تخلیقی و تحقیقی کام ماہرین و محققین کو دعوت فکر دے رہا ہے۔ تحلیل عددی ریاضی کی ابھرتی ہوئی شاخ ہے اور مفکر اسلام کا یہ تحقیقی کام اس سے متعلق ہے۔

☆ امام احمد رضا اور علم لوگارثم (Logarithum)

مفکر اسلام نے برطانیہ یونیورسٹی کے پروفیسر جمیز پرائڈ کے رسالہ لوگارثم (مطبوعہ لندن 1878ء) کے اردو ترجمے پر فارسی زبان میں حاشیہ لکھا۔ جو تشریحی اور تنقیدی و تخلیقی نوٹس پر مشتمل ہے۔ تفصیل رسالہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

الغرض علم ارضیات و طبعیات پر مفکر اسلام کے مختلف رسائل اپنے اندر تحقیقی و تخلیقی خزانہ لئے ہوئے ہیں۔ خوف طوالت سے صرف چند ابحاث کے نام تک اکتفا کروں گا۔

(1) جنس ارض کی تحدید و تعدید اور جنس ارض کے آثار

(2) پانی میں رنگ ہے یا نہیں؟

(3) پانی کا رنگ سپید ہے یا سیاہ؟

(4) پانی میں مسام ہیں یا نہیں؟

(5) موتی، شیشہ، بلور پسینے سے خوب سپید کیوں ہوجاتے ہیں؟

(6) آئینہ میں دراڑ پڑجائے تو وہاں سپیدی کیوں معلوم ہوتی ہے؟

(7) شعاع کی جنس

(8) رنگیں تاریکی میں موجود رہتے ہیں۔

(9) پتھر کس طرح بنتا ہے؟

(10) ضعیف الترکیب جسم منطبع بالنار نہیں ہوسکتا۔

(11) پارہ آگ پر کیوں نہیں ٹھہرتا؟

(12) آگ جسم میں کیا اثرات پیدا کرتی ہے؟

(13) سونے چاندی پگھلنے کا سبب کیا ہے؟

(14) رنگین پیشاب کا جھاگ سفید کیوں معلوم ہوتا ہے؟

(15) برف کے سفید نظر آنے کا سبب کیا ہے؟

(16) پتھروں کی اقسام

(17) معدنیات میں چار قسمیں ناقص الترکیب ہیں۔

(18) چاروں عنصروں میں ایک دوسرے کی بارہ صورتیں۔

(19) اجزائے ارضیہ بلا واسطہ بھی آگ ہوجاتے ہیں۔

(20) مٹی کی اقسام اور درجہ بندی۔

☆ امام احمد رضا اور نظریہ مدو جزر (Theory of Tides)

مدو جذر مظاہر ایسہ میں سے ایک مظہر ہے۔ بحری تجارت۔ بندرگاہوں کا نظام۔ دلدلی زمین کی بازیابی۔ ساحل پر موجوں کا اترنا ان سب میں مدوجذر کا کردار بڑا اہم ہے۔

اس بحث میں ہم اجملاً" مغربی سائنسدان آئزک نیوٹین اور مشرقی سائنس دان مفکر اسلام امام احمد رضا خان کے نظریہ مدوجذر کا جائزہ لیتے ہیں ۔ آئزک نیوٹن نے اپنے نظریات کی تائید میں جن شواہد کو پیش کیا ہے ۔ ان میں مدوجذر کافی اہم ہیں ۔ اس لئے اس نے ان کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے ۔ سائنسی نظریات پر مفکر اسلام کی کتاب "فوز مبین در رد حرکت زمین" میں بھرپور انداز میں نیوٹن کے استدلال کو رد کیا گیا ہے ۔

☆ مدوجذر کے نظریات ☆

مدوجذر کے کئی نظریات ہیں ۔ یہاں پر صرف دو مشہور نظریات پیش کئے جاتے ہیں ۔

(1) پہلا نظریہ ۔ Progressive Wave Theory

(2) دوسرا نظریہ ۔ Oscillation Theory

☆ پہلا نظریہ Progressive Theory ☆

اس حقیقت پر مبنی ہے کہ جنوبی نصف کرہ میں 40 اور 65 جنوب عرض البلد کے درمیان سمندر کا ایک نہ ٹوٹنے والا سلسلہ کرہ ارض کو گھیرے ہوئے ہے اور اس سمندر میں مغربی ہوائیں آزادانہ تیزی سے چلتی ہیں اور اس طرح دو مدوجذر کی لہریں پیدا ہوئیں جو مغرب کیجانب زمین کے گرداگرد رواں ہیں ۔ اسی طرح کی مدوجذر کی لہریں شمال کی جانب بحر اوقیانوس اور بحرالکاہل میں نکل جاتی ہیں ۔ مدوجذر کا یہ نظریہ کافی سادہ تھا ۔ لیکن مدوجذر کی کچھ خصوصیات دینے سے قاصر تھا ۔

دوسرا نظریہ Oscillation Theory ☆

مدوجذر کا یہ نظریہ اس اصول پر مبنی ہے کہ پانی سے ایک جسم کو مدوجذر پیدا کرنے والی قوتوں کے ذریعہ باقاعدہ نشیب و فراز کی حرکت میں دیا جاسکتا ہے ۔ اس نظریہ مدوجذر میں کافی خوبیاں ہیں ۔ پہلے آئزک نیوٹن کا مدوجزر سے متعلق نظریہ پیش کیا جاتا ہے ۔

☆ نیوٹن کا نظریہ مدوجذر ☆

مقدمہ فوز مبین کے نکتہ 16 ص 49 میں نیوٹن کے حوالہ سے مدوجذر کی اہم خوبیاں یہ دی گئی ہیں ۔

"ہر شبانہ روز میں (دراصل 24 گھنٹہ 50 منٹ کے وقفہ کے دوران) دوبار سمندر میں مدوجذر ہوتا ہے ۔ جس طرف زمین کے اس طرف اٹھتا ہے ساتھ ہی دوسری طرف بھی ۔ یعنی قطر زمین کے دونوں کناروں پر ایک ساتھ مد ہوتا ہے ۔ (اور ایک ساتھ جذر) یہ جذب قمر کا اثر ہے ۔ ولہٰذا

جب قمر نصف النہار پر آتا ہے۔ اس کے چند ساعت بعد حادث ہوتا ہے۔ آفتاب کو بھی اس میں دخل ہے۔ ولہذا اجتماع و مقابلہ نیرین کے ڈیڑھ دن بعد سب سے بڑا مد ہوتا ہے۔ (اسی طرح سب سے چھوٹا جذر) مگر اثر شمس بہت کم ہے۔ جاڑوں میں صبح کا شام کے مد سے زیادہ بلند ہوتا ہے۔ اور گرمیوں میں بالعکس چھوٹے سمندروں بڑے دریاؤں اور ان پانیوں میں جن کو خشکی محیط ہے۔ نہیں ہوتا۔

☆ مفکر اسلام کا نظریہ مدوجذر اور نیوٹن پر گرفت ☆

نیوٹن جیسے عالمی سائنس دان کے نظریات کو چیلنج کرنا اور اپنے نظریات و مشاہدات پیش کرنا ایسی جرائت کوئی سائنس دان ہی کرسکتا ہے۔ 14 ویں صدی میں جس مسلم سائنسدان نے نیوٹن کے نظریات کا رد کرتے ہوئے اپنی تصنیف "فوزمبین" تحریر کی ہے۔ ایسی قد آور شخصیت مفکر اسلام اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ نظریہ مدوجذر میں مفکر اسلام کا نیوٹن کے نظریات پر گرفت ملاحظہ فرمائیں۔ نیوٹن نے مدوجذر کا ہونا جذب قمر کو قرار دیا ہے۔ مفکر اسلام نے نیوٹن سے اختلاف کرتے ہوئے جو دلائل (Arguments) دیئے ہیں۔ ان میں صرف چند یہاں پر پیش کئے جاتے ہیں۔

(1) چاند زمین کے ایک طرف واقع ہے۔ قطر کے زمین کے دوسرے کنارے پر مد کس طرح واقع ہوگیا۔ یہ جذب نہ ہوا رفع ہوا اور اس کا جواب دیا گیا ہے۔ کہ دوسری جانب زمین میں پانی سے زیادہ جذب ہوا اور ادھر کا حصہ زمین چاند سے بہ نسبت آب قریب تر ہوگیا تو وہ پانی مرکز زمین سے دور ہوگیا۔ آج کل اس حقیقت کو Tractive Force کی کارکردگی قرار دیتے ہیں۔ یہ قوت زمین کے متوازی ہوتی ہے۔

(2) کشش قمر سے مد ہوتا تو اس وقت ہوتا جب قمر عین نصف النہار پر تھا۔ لیکن یہ ہوتا اس وقت ہے جب نصف النہار سے گزرے قمر کو گھنٹے ہوچکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ پانی کا سکون اسے فوراً" اثر جذب قبول نہیں کرنے دیتا۔ مفکر اسلام نے اس سے کچھ نتائج اخذ کئے ہیں

(1) امتداد سبب اشتداد سبب سے زیادہ موثر ہے۔

(2) جب پانی اتنی مقاومت کرتا ہے تو زمین اس سے زیادہ مزاحم ہوگی۔ دوسری جانب کا مد زمین کے اثر پذیر ہونے سے تھا۔ وہ دیر میں اثر قبول کرے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں مد ایک ساتھ نہ ہوں تو دو کی بجائے چار مد ہونے چاہئیں۔ دو پانی کے متاثر ہونے سے اور دو زمین کے متاثر ہونے سے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے۔ جانب مواجہ قمر میں چار ہوں اور طرف مقابل میں دو کہ باتباع زمین ہیں۔ ۔ نیویارک میں یہ تفاوت تقریباً" پونے آٹھ گھنٹے ہے۔

(3) جذب کے اثر میں دیر کی وجہ قعر دریا اور کناروں میں پانی کی حرکت بھی بتائی گئی۔ اس کا بھی بطلان کیا گیا ہے کہ نہ قعر میں ہوا اور نہ اوپر کی ہوا کا قعر پر اثر ہوتا ہے کناروں کی حرکت ہوا

سے ہے۔

(4) مجذوب کو موضع جاذب کا اتباع لازم ہے۔ قمر اپنی سیر خاص جس میں رد المشرق دو گھنٹے میں کما بیش ایک درجہ چلتا ہے اور اتنی دیر میں نیوٹن کے نظریہ کے مطابق زمین 30 درجے مشرق ہی کو چلتی ہے تو قمر ہر گھنٹے پر 2-1/14 درجے مغرب کو پیچھے رہتا ہے تو مد کو لازم ہے کہ مشرق سے مغرب کو جائے لیکن اس کے خلاف ہوتا ہے۔

(5) مد کی چال تجد دا مثال سے ہے اوقیانوس شمالی میں جہاں قمر پانی سے جنوب کو ہے ضرور ہے کہ پانی کا جنوبی حصہ پہلے اٹھے پھر جو اس سے شمال ہے کہ اقرب فالا قرب۔ مد کی چال جنوب سے شمال کو اور اس دلیل سے اوقیانوس جنوبی میں شمال سے جنوب کو حالانکہ ہوتا بالعکس ہے۔

(6) مد کی چال مختلف مقامات پر مختلف ہے۔ کہیں 700 میل تو کہیں 30 ہی میل جذب قمر میں یہ اختلاف کیوں بالجملہ قمر راست نہیں آتا رہا۔

ان تمام کا ماحصل یہ ہے "دوران یعنی وجود و عدم میں دو شے کی معیت ایک کے لئے دوسرے کی علیت پر دلیل نہیں نہ کہ بعدیت ہاں ان مشاہدات سے اتنا خیال کیا جائے گا کہ علت کو ان اوقات سے کچھ خصوصیت ہے۔ اگر کہیے علت کیا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر حادث کی علت محض ارادہ اللہ جل وعلا ہے۔ مسببات کو جو اسباب سے مربوط فرمایا ہے۔ سب کا جان لینا ہمیں کیا ضرور بلکہ قطعا" نامقدور"۔

اس نکتے کے آخر میں مفکر اسلام نے ہمارے سائنسدانوں کو ایک اور نظریہ کی دعوت فکر دی ہے۔ "ہمارے یہاں تو یہ ثابت ہی تھا کہ سمندر کے نیچے آگ ہے۔

قرآن عظیم نے فرمایا۔ "البحر المسجور○

حدیث پاک میں ہے۔ "ان تحت البحر نارا○

ہیات جدیدہ بھی اسے مانتی ہے۔ 1056 میں بحرالکاہل سے دھواں نکلنا شروع ہوا اور مادہ آتشی کہ قعر دریا سے نکلا تھا۔ مجتمع و منجمد ہو کر سطح آب پر بشکل جزیرہ ہوگیا۔ اس میں سوراخ تھے۔ جن میں سے ایسے شعلے نکلتے کہ دس میل تک روشن کرتے طوفان آب کے اسباب سے ایک سبب دریا کے اندر نجارو دخان کا پیدا ہونا ہے۔ ایسے ہی بخارات اندر سے آتے اور پانی کو اٹھاتے ہوں۔ یہ مد ہوا جیسے جوش کرنے میں پانی اونچا ہوتا ہے۔ ان کے منتشر ہونے پر پانی بیٹھتا ہے۔ یہ جذر ہوا جاڑوں میں صبح کا مد زیادہ ہونا بھی اس کا موئید ہے۔ سرما میں صبح کو تالابوں سے بکثرت بخارات نکلتے ہیں۔ کنوئیں کا پانی گرم ہوتا ہے۔ سطح ارض پر استیلائے برد کے سبب حرارت باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اور رات بڑی۔ اس طویل عمل حرارت سے ادھر بخارات زیادہ اٹھے ادھر پانی میں زیادہ بلند ہونے استعداد آگئی۔ "واللہ بکل خلق علیم"

☆ مفکر اسلام کی انوکھی تحقیق ☆

ایک شخص تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہے۔ نماز سے پہلے یا بعد میں دوسرے کے پانی پر مطلع ہوا۔ اس مسئلہ میں مفکر اسلام نے ایک بے نظیر رسالہ بنام "قوانین العلماء" تصنیف فرمایا اور صدہا ایسے امور کا اضافہ فرمایا۔ جن سے تمام فقہی کتابوں کا دامن خالی ہے۔ ایسی عالیشان تحقیق مفکرا سلام پر فضل الٰہی کا مظہر ہے۔

اس رسالہ میں مفکر اسلام نے بعض علماء کے قوانین پیش فرمائے۔ جو قابل اصلاح تھے اور ان کمزوریوں پر کلام کیا جو فقہی اعتبار سے ان میں پائی جاتی تھیں۔

(1) امام صدر الشرعیہ کا قانون۔ 3 وجہ سے کلام کیا۔

(2) امام زیلی کا قانون۔ 11 وجہ سے کلام کیا۔

(3) علامہ جلبی کا قانون۔ 9 وجہ سے کلام کیا۔

آخر میں مفکر اسلام نے "قوانین رضوی کے عنوان" سے اپنا قانون پیش فرمایا پھر اپنے اس قانون کو 426 اقسام پر منقسم کیا۔ آخر میں مزید علمی نظم پیدا کرتے ہوئے ان سب کو 19 قاعدوں کے تحت 10 اقسام میں محصور کر دکھایا۔ ایسا علمی نظم چشم فلک نے آج تک دیکھا نہ ہوگا۔ علمی نظم کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔

پانی بغیر مانگے نماز پڑھ لی۔ خواہ نہ ملنے کا ظن غالب یا ثمن موجود نہیں یا یاد نہ رہا یا بعد نماز مانگا یا پانی دینے والے نے خود پیش کش کی یا سوال پر انکار کر دیا یا سکوت کیا یا پانی دے دیا وغیرہ جملہ صورتوں کا شمار 1380 تک پہنچایا پھر ان صورتوں کے شرعی احکام انتہائی محققانہ و مجتہدانہ انداز میں بیان فرمائے۔ صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ قدر جوہر بداند جوہری۔

☆ امام احمد رضا اور علم کیمیا ☆

مفکر اسلام کا علم کیمیا (Chemistry) پر علمی ذخیرہ فتاویٰ رضویہ (12000 صفحات پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا) سے لے کر ملفوظات اعلیٰ حضرت تک مختلف اوراق میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ علمی سرمایہ کہیں چند تحقیقی و تخلیقی صفحات پر مشتمل ہے تو کہیں مستقل رسائل کی صورت میں علم کیمیا کی مختلف شاخوں سے متعلق ماہرین کو دعوت فکر دیتا ہے مثلاً" روسر کی شکر پر مفکر اسلام کا یہ تحقیقی رسالہ "الاحلی من السکر لطلبتہ سکر روسر"

(یہ رسالہ شکر روسر کے طالب (حکم شرعی) کے لئے شکر سے زیادہ میٹھا ہے" عملی کیمیا (Applied Chemistry) سے متعلق ہے۔ یہاں تک کہ بعض فارمولے اور نظریات (Theories) مفکر اسلام کے ذہنی ارتقا کا مظہر ہیں اور رضوی قانون کا درجہ رکھتے ہیں بہر کیف یہاں پر صرف عمل احتراق (Cumbustion) سے متعلق اجمالاً" بحث کی جاتی ہے۔

فکر اسلام نے احتراق کی پانچ صورتیں بیان فرمائی ہیں۔

(1) احتراق

(2) ترمہ

(3) لین

(4) ذوبان

(5) انطباع

(1) احتراق ○ اگر کوئی شے آگ کا قوی تاثر لے لیکن اس کے اجزاء و مقاصد برقرار رہیں۔ جیسے مٹی کہ آگ سے گرم ہو کر سیاہ ہوئے۔

احتراق کی چار صورتیں ہیں۔

(1) انقفا (2) انطفا (3) انتقاص نمبر1 (4) انتقاص نمبر2

(انتقاص کی دو اقسام ہیں)

(2) ترمہ ○ کسی چیز کا آگ کے اثر سے راکھ ہو جانا۔ جیسے سنگ مرمر کہ جل کر چونا بن جاتا ہے

(3) لین ○ نرم پڑ جانا جس طرح کہ کھانا پک کر اپنی حالت خامی سے نرم پڑ جاتا ہے۔

(4) ذوبان ○ پگھل جانا یہ اس صورت کو کہتے ہیں کہ کوئی شے نہ تو آگ کے اثر سے اتنی گھل گئی کہ اس کے اجزاء اڑ جائیں اور نہ اتنی گرفت رہی کہ جمی رہے۔

(5) انطباع ○ کسی چیز کا قابل صفت ہونا کہ جس طرح چاہیں گھڑ سکیں البتہ اگر ڈھالا جائے تو وہ ذوبان ہوگا۔

اسی طرح علم کیمیا سے متعلق مثلاً ایٹم، خلاء وغیرہ کے بارے میں اپنے نظریات بھی پیش کیے ہیں۔ مفکر اسلام کا یہ تخلیقی کلیہ بھی ماہرین کے لئے دعوت فکر ہے۔ جملہ معدنیات کا تکون گندھک (Sulpher) اور پارے (Murcury) کے ازدواج سے ہے۔

گندھک نر (Donar) ہے اور پارہ مادہ (Acceptor)۔

الغرض پوری تاریخ اسلام کا اگر گہرا مطالعہ کیا جائے تو 14 ویں صدی میں مسائل جدیدہ کی اتنی طویل فہرست نظر آتی ہے جو سابق دور میں نہ تھے۔ مثلاً" ٹرین و ہوائی جہاز کی ایجاد ان پر نماز جائز ہے یا نہیں۔ منٹوں میں بے مشقت مسافت کرنے میں قضا صوم رخصت ہوگی یا نہیں وغیرہ وغیرہ اس قسم کے ہزاروں مسائل ہیں جن کا تعلق عبادات سے لے کر معاملات و قضا تک ہر باب سے متعلق ہے۔

مفکر اسلام نے ان مسائل پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے ایک عظیم تجدیدی کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ قیامت تک پیدا ہونے والے بے شمار مسائل کے احکام و علل کی دریافت کے لئے رہبر اصول وضع کیے ہیں اور مسائل جدیدہ کی وجہ سے فقہا اور ماہرین و اصولیین کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا وہ حل ہوگئے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ صدی میں مفکر اسلام کی جامع العلوم شخصیت مرکز دائرہ تحقیق ہے۔

جہاں نما

مفکر اسلام امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ صحابی رسول ﷺ حضرت قیس عبدالرشید رضی عنہ کی اولاد ہیں۔

مفکر اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت مفتی عبداللہ میرداد (امام کعبہ 1906) ان سے دست ت ہوئے اور خلافت سے مشرف ہوئے اور دیگر 37 مشاہیر مفتیان حرمین شریفین کو انکی خلافت پر ناز

مفکر اسلام پر دنیا کی 25 یونیورسٹیوں میں Research Work کا سلسلہ جاری ہے ابتک سکالرز امام احمد رضا پر M.Phil/Ph.D کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں اور 35 ریسرچ سکالرز دنیا کی ف دانش گاہوں میں M.Phil/Ph.D کر رہے ہیں۔

مفکر اسلام کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کو 1994 میں ملک ہنگری میں پوسٹ گریجویشن کورس میں ور شیٹ تک شامل کیا گیا۔

مفکر اسلام کی شہرہ آفاق تصنیف فتاویٰ رضویہ کو جنوبی افریقہ میں حکومتی سطح پر اسلامک لا کے طور یم کیا گیا۔

مفکر اسلام کے ترجمہ کنزالایمان بمعہ تفسیری حاشیہ خزائن العرفان کو کراچی یونیورسٹی کے ایم اے وم اسلامیہ میں شامل کیا گیا ہے۔

یٹ

کراچی یونیورسٹی سے ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب نے "کنزالایمان اور دوسرے معروف اردو قرآنی راجم کا تقابلی جائزہ" پر Ph.D کی ڈگری حاصل کرلی ہے انکا مقالہ ڈاکٹریٹ 1500 صفحات پر مشتمل ہے

بشکریہ رضا اسلامک سنٹر ڈی.جی خان

رضا اسلامک سنٹر کے مقاصد

☆ مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی تصانیف کی ترویج اشاعت

☆ امام احمد رضا سیمینار و سمپوزیم کا انعقاد

☆ بزرگان دین کے ایام پر خصوصی تقریبات کا انعقاد

☆ تربیتی و روحانی نشستوں کا انعقاد

رضا اسلامک سنٹر کے مقاصد میں سرفہرست ہیں. رضا اسلامک سنٹر کے ساتھ تعاون و رفاقت فرمائیں

خوشخبری

رضا اسلامک سنٹر کے تعاون سے دانشور حضرات کے لیے رضا ریسرچ کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے. جس میں لٹریچر کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی جامع شخصیت اور دینی خدمات پر تحقیقی کام (ResearchWordk) کا اہتمام کیا گیا ہے.

دعوت

رضا اسلامک سنٹر ڈیرہ غازیخان مسلک اہل سنت والجماعت کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں جو گراں قدر خدمات سر انجام دے رہی ہے آپ اس سے بخوبی متعارف ہیں. رضا اسلامک سنٹر کے وسیع تر سلسلہ اشاعت و ترویج کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے خود بھی اس کے مستقل ممبر بنیں اور احباب کو بھی اس جانب متوجہ کریں. فارم رکنیت رضا اسلامک سنٹر کے دفتر سے طلب فرمائیں